قطب الاقطاب

حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریا قدس اللہ سرہٗ کے

وصال کے بعد...

مع فہرست خلفاء مجازین حضرت اقدس قدس سرہٗ

از:

محمد اقبال مدینہ منورہ

ناشر

المکتبۃ المدنیۃ ۱۷۔ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطبُ الاقطابؒ

حَضرت شیخ الحَدیث مولانا مُحمّد زکریّا قدس اللہ سرّہٗ کے

وصَال کے بعد...

از:

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ
حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکتبہ اقبالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

٢٦ ذالقعدہ ١٤٤٣

بار اوّل ________ ۱۹۸۲ء

تعداد ________ ۵۰۰۰

باہتمام ________ الحاج صغیر احمد صاحب

طابع ________ المکہ پریس لارنس روڈ لاہور

ناشر ________ المکتبہ المدنیہ ۱۷۔ اردو بازار لاہور

قیمت ________ دو روپے پچاس پیسے

ملنے کے پتے

۱۔ المکتبہ المدنیہ ۱۷۔ اردو بازار لاہور، پاکستان

۲۔ مدینہ سٹیشنری مارٹ انارکلی لاہور

۳۔ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

۴۔ ملک بکڈپو فیصل آباد

۵۔ مکتبہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال

۶۔ المکتبہ الامدادیہ باب العمرہ مکہ مکرمہ سعودی عرب

ہمارے ہاں ٹریسنگ پیپر پر عمدہ فوٹو پوزیٹو بھی تیار کیے جاتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

تمہید قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے وصال سے چند یوم قبل جب خدّام کے ساتھ بندہ وضو کرانے میں شریک ہوتا یا دوسرے اوقات میں تنہا بندہ سے کچھ بات فرماتے تو فرمایا کرتے تھے کہ آج کل کیا کر رہے ہو کچھ لکھو۔ ایک دفعہ فرمایا کہ تمہارا لکھنا مجھے پسند ہے لکھو مگر کوئی موضوع متعین نہیں فرمایا۔

ایک دفعہ بندہ نے عرض کیا کہ حضرت کے اتباعِ سنت کے متعلق جو چہل حدیث لکھی ہے اس کی کتابت ہو رہی ہے انشاء اللہ اور بھی لکھوں گا۔ مگر اس پر بھی کوئی واضح جواب نہ فرمایا۔ بلکہ یہی فرماتے رہے کہ لکھو، لکھو بندہ نے سمجھا کہ ابھی بیماری میں تفصیلی بات مشکل ہے صحت و قوت ہونے پر انشاء اللہ منشاء معلوم کر کے تعمیل ارشاد کروں گا۔

وصال سے دو روز قبل جب کہ بات کرنا بہت ہی مشکل تھا۔ اکثر

استغراق ہی رہتا تھا اور زبان پر " یاکریم " کا ورد رہتا تھا اس میں بھی بندہ
سے فرمایا کہ صوفی جی میں بہت بیمار ہوگیا۔ عرض کیا انشاءاللہ شفا ہو
جائے گی۔ پھر دوسرے روز وضو کے دوران بندہ سے آخری بات یہی پوچھی
کہ تم کیا کر رہے ہو۔ اور مزید کوئی بات نہ ہوسکی۔ ان سب ارشادات سے
بھی میں یہی سمجھا کہ حضرت کچھ لکھوانا چاہتے ہیں۔ کیا لکھوانا چاہتے ہیں اسکا تعین نہیں کرسکا

اب وصال کے بعد حضرت کے محبوب مجاز و خلیفہ حضرت مولانا
یوسف متالا مہتمم دارالعلوم بری انگلینڈ نے احقر کو حکم فرمایا کہ حضرت
کے متوسلین کو اب کیا کرنا چاہیے اس سوال کے جواب کی عام طور پہ
ضرورت ہے۔ بطور مشورہ تم مختصر کچھ لکھ دو کہ اس لائن کی حضرت کی
فرمائی ہوئی اور تحریر شدہ باتیں تمہیں مستحضر ہیں۔ اور حضرت قدس سرہ
جو تم سے لکھنے کا فرماتے تھے اس کا بھی یہی مقصد ہوگا۔ مولانا کے حکم
کے علاوہ خود بندہ سے وصال سے پہلے اور بعد تحریری و زبانی
کئی دوستوں نے سوال کیے کہ حضرت کی کوئی نصیحت یا وصیت بتائیں
اور بعض نے یہ پوچھا کہ ہم حضرت سے بیعت ہوئے تھے ہم اب
کیا کریں وغیرہا۔ اس لیے بندہ نے توکلاً علی اللہ ارادہ کیا ہے کہ چند
باتیں برادران طریقت سے عرض کروں۔

اوّل ـــــــ حضرت کی وصیت (نصیحت)

دوم ــــ اس سوال کا جواب کہ متوسلین کو اب کیا کرنا چاہیے اللہ کرے کہ جلد سے جلد یہ باتیں طالبین کے ہاتھوں میں طبع ہو کر پہنچ جائیں اور اللہ تعالیٰ بندہ اور تمام ناظرین کو حضرت کی منشاء کے مطابق اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما کر سعادت دارین و رضا کامل نصیب فرماوے اور اپنے اپنے وقت پر سب کو حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے آمین۔

حضرت کی وصیت و نصیحت

وصیت کے دو اجزاء ہیں۔ ایک ذاتی معاملات کے متعلق وصیت اور ایک متوسلین اور عام مسلمین کیلئے نصیحت۔

حضرت کی زندگی اس کی شاہد عدل ہے کہ حضرت سفر آخرت کے لیے ہر وقت تیار ہی رہتے تھے۔ خصوصاً آخری سالوں میں جب امراض کا سلسلہ شروع ہو گیا تو مالی اور ذاتی معاملات کے متعلق مکمل وصیت نامہ تحریر کروا کر متعلقین کو دے دیا اور ان میں سے جن امور کا نفاذ پہلے سے ہو سکتا تھا ان کو اپنے سامنے ہی مکمل بھی کروا دیا۔ گویا اس پہلو سے حضرت بالکل فارغ و بے فکر ہو گئے تھے

ا۔ اور عمومی نصیحت کے متعلق جب بھی کسی نے سوال کیا تو عموماً اس طرح کا جواب دیا کرتے تھے کہ بس سب باتیں اپنی تصانیف میں خصوصاً

اردو رسالوں میں لکھ چکا ہوں۔ انہی کو اہتمام سے مطالعہ میں رکھیں۔ یہی میری نصائح ہیں۔

۲۔ اور بیعت ہونے والوں کے لیے تو معمولات کا پرچہ چھپا ہوا ہے ہی جس کے پندرہ نمبر ہیں۔ اس پر پابندی کی تمام مریدین کے لیے حضرت کی طرف سے وصیت ہے۔

۳ اور ان میں سے ترقی کرنے والے خود کر شروع کرتے ہیں۔ انہیں ذکر کی پابندی کرنے کی بہت تاکید فرماتے تھے کہ دیر سے شروع کرنے میں تو مضائقہ نہیں مگر شروع کرنے کے بعد ناغہ اور چھوڑنا بہت نقصان دہ ہے اور حضرت کا فقرہ جو مشہور ہے کہ " معمولات کی پابندی ترقی کا زینہ ہے "

۴۔ اور اپنے خصوصی خدام کے متعلق کئی دفعہ بطور وصیت بطور آرزو بہت ہی اہتمام سے ارشاد فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میرے دوست کثرت سے ذکر اللہ میں مشغول رہا کریں اور کوئی وقت بے کار نہ گزاریں۔ اور اکثر اپنے والد صاحب قدس سرہ کے حوالے سے یہ شعر پڑھتے۔

ترا ہر سانس نخل موسوی ہے
یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

حضرت کے متوسلین و متعلقین کی سات اقسام

۱۔ وہ حضرات جو حضرت سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں لیکن وہ ابھی تک حضرت یا کسی اور بزرگ سے بیعت نہیں ہوئے اور اب حضرت کے سلسلہ وفیوض سے بہرہ ور ہونا چاہیے۔

۲۔ وہ حضرات جو مختلف ممالک میں بڑے مجموعوں کے ساتھ عموماً طور پر حضرت سے بیعت ہوئے اور انہوں نے اپنی اصلاح وتربیت کا تعلق حضرت کے ارشاد کے مطابق حضرت کے کسی مجاز سے قائم کرلیا

۳۔ وہ حضرات جو حضرت سے بیعت تو ہوئے اور اس کے بعد یا تو آگے کچھ کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا اور یا کسی دینی کام میں مشغولی وانہماک ہی اس لائن (تصوف) کی ترقی کا ذریعہ سمجھ لیا۔

۴۔ وہ حضرات جو حضرات سے بیعت ہوکر ابتدائی معمولات کے پرچے پر عامل ہیں۔ اور مزید ذکر وشغل اختیار کرنے کے لیے حضرت کی منشاء کے مطابق خواہشمند ہیں۔

۵۔ وہ حضرات جو حضرت سے بیعت ہوکر براہ راست حضرت سے ذکر وشغل لے کر اس میں مشغول ہیں اور حضرت سے مکاتبت بھی رکھی ہوئی تھی۔

۶۔ وہ حضرات جن کے متعلق حضرت نے اپنے بعض قدیم مجازین کو حکم دیا کہ ان کو تم اپنی طرف سے بیعت کی اجازت دے دو۔ چونکہ وہ اس امر کے اہل ہو گئے ہیں۔ ان کا تعلق بیعت یا تعلیم ذکر و تربیت کا تم سے رہا ہے اس لیے اجازت بھی تمہاری طرف سے ہونی چاہیے۔

۷۔ وہ حضرات جن کو حضرت نے بیعت کرنے کی اجازت دیکر اپنا خلیفہ مجاز بنا لیا ہے۔

سب حضرات سے مجموعی گذارش

بندہ اپنی نا اہلیت کے علاوہ موجودہ پریشانی و عجلت میں مندرجہ بالا تمامی حضرات سے متعلق غیر مربوط طور پر اپنی معلومات عرض کرتا ہے پہلے اس بارے میں حضرت کے خلیفہ خاص حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب مکی دامت برکاتہم کے مکاشفات درج کرتا ہوں جن کو حضرت نے اپنی ذاتی روزنامچے میں درج کروایا اور اب بہجۃ القلوب حصہ دوم میں طبع بھی ہو رہے ہیں۔

۱۔ ۷ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ شب دوشنبہ روضہ من ریاض الجنۃ میں عبدالحفیظ نے حضرت کی طرف صلاۃ وسلام عرض کرنے کے بعد صحت و قوت کے لیے دعاء کا عرض کیا تو دیکھا جیسے سامنے ایک باغ سا

بہت سر سبز نظر آرہا ہے بہت خوب صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "تعلق مع اللہ کا باغ انہوں نے لگا دیا ہے۔ ان کے متعلقین جتنا اس طرف متوجہ ہوں گے اس کی فکر کریں گے اتنا ہی انہیں قرب حاصل ہوگا۔

۲۔ ایک طویل مکاشفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ" اس وقت اللہ کی نظر کرم اور خاص عنایت ان کی (حضرت کی) طرف متوجہ ہے۔

یہیں سے سارے انوارات پورے عالم میں پھیلتے ہیں ان کے سلسلہ معمولات اور تالیفات و تصنیفات کے ذریعہ سے ——— جو ان میں زیادہ لگے گا اس کو زیادہ فائدہ ہوگا۔"

۳۔ اور ایک بار مولانا عزیز الرحمن صاحب راولپنڈی والوں کی خانقاہ دکھائی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "یہ حق تجلی گاہ ہے" پھر چار جگہیں نظر آنے لگیں ایک تو یہی۔ دوسری (حضرت) غلام دستگیر صاحب لاہور والوں کی خانقاہ۔ تیسری (حضرت) مفتی زین العابدین صاحب کی فیصل آباد کی خانقاہ، چوتھی کراچی کی خانقاہ (جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں حضرت کے متعدد خلفاء کی اجتماع گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں کے بارے میں فرمایا" یہ مراکز

خیر و برکت اور رسد و ہدایت ہیں، جتنا لگن سے دِل لگا کر کام کریں گے اتنی ہی ترقی ہوگی۔" پھر فرمایا " اصل تو مر مٹنا ہے۔" پھر فرمایا اور اس وقت گویا حضرت شیخ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے تھے، کہ " اس سے ان (یعنی حضرت) کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور یہی ہمارا بھی مدعا ہے۔" اھ

نوٹ! یہ ملک پاکستان کے مراکز کے متعلق ہے۔ لیکن دوسرے مبشرات میں حضرت کے قائم کردہ دیگر مراکز ذکر خانقاہوں افریقہ، زامبیا اور انگلینڈ کے متعلق مستقل ارشادات ہیں جو بہجۃ القلوب میں چھپ گئے ہیں۔

وصال کے بعد جب حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب حضرت قدس سرہ کے مزار مبارک در بقیع الغرقد مراقب ہوئے اور طویل مکاشفہ میں ایک سوال حضرت سے یہ بھی کیا کہ اب ہم کیا کریں۔ تو مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ " ہماری تو وہی ادا ہے" اس فقرہ کی تفصیل بہجۃ القلوب میں مذکور مکاشفہ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کے بارے میں یہ فرمایا کہ " ہمیں ان کی یہی ادا پسند ہے کہ یہ وقت ضائع نہیں کرتے۔" اھ

اب اسی بارے میں کچھ حضرت قدس سرہ کے ارشادات

نقل کرتا ہوں۔

۱۔ بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلوی قدس سرہ کی مرض وفات کے آخری دنوں میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے حضرت شیخ قدس سرہ سے حضرت دہلوی کے جاری فرمائے کام کے بقاء کے متعلق فکرمندی کا اظہار فرمایا۔ جس پر حضرت اقدس قدس سرہ نے جو ارشاد فرمایا اس کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے اور تفصیل سوانح یوسفی میں ہے فرمایا مولوی صاحب! حضرت چچا جان کی حالت دیکھ کر جو فکر آپ کو ہو رہی ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ یہاں سب کو ہی ہو رہی ہے اور سب اسی سوچ میں ہیں لیکن یہ بات ایسی نہیں کہ ہم اور آپ اس کا کوئی انتظام کرلیں اور وہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے خاص بندوں کے ساتھ جو اس کے لیے مرتے مٹتے ہیں یہ ہے کہ وہ ان کی چیز کو ضائع نہیں فرماتا۔ ان کے بعد بھی ان کے کام اور ان کے فیض کا سلسلہ جاری رہتا ہے اکثر و بیشتر تو ایسا ہوتا ہے کہ ان کی زندگی میں کچھ لوگ ان کی محنت و تربیت سے تیار ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہوتے ہیں اور ان سے امید ہوتی ہے کہ اس بندے کے بعد انشاء اللہ اس کا سلسلہ اور فیض ان کے ذریعہ جاری رہے گا۔ مشائخ کے یہاں

خلافت واجازت کا سلسلہ دراصل اسی کی ایک عملی اور انتظامی شکل ہے
خلافت واجازت کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اِن کو شیخ کی نسبت کچھ حاصل
ہو گئی ہے اور اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملانے کا جو کام شیخ سے لیا
جا رہا ہے وہ انشاءاللہ اِن سے بھی لیا جائے گا۔ اھ (چنانچہ الحمدللہ
مختلف ممالک میں سو سے اوپر حضرت کے خلفاء بقید حیات اس
کام میں مصروف ہیں۔

۲۔ کئی سال قبل مدرسۃ العلوم الشرعیہ مدینہ منورہ کے اپنے حجرے
میں حضرت اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے کہ کسی گفتگو کے ذیل فرمایا
کہ "ہم نے کچھ آدمی بنا لیے ہیں جو انشاءاللہ کام کو سنبھال لیں گے۔ اب
ہم چلیں۔ ہندوستان میں بھی ہیں انگلینڈ میں بھی ہیں۔ افریقہ میں
بھی ہیں۔ حجاز میں بھی ہیں۔ بس یہ کچھ آدمی بن گئے ہیں۔ اب ہم چلیں
(بروایت ڈاکٹر اسماعیل صاحب مجاز بیعت حضرت قدس سرہ) یہاں
ملکوں کا نام بطور مثال لیا گیا ورنہ پاکستان۔ کینیڈا۔ برما۔ انڈیمان وغیرہ
میں بھی حضرت کے مجازین موجود ہیں۔

۳۔ اسی لائن کے فروغ کے لیے حضرت کا اپنے بعض خواص
خلفاء کو جب وہ حضرت کے ساتھ رمضان گزارنے کی اجازت مانگتے
تو حضرت بہت ہی اہتمام اور تاکید سے یہ فرماتے کہ اب تو کام تم

ہی لوگوں کو آگے بڑھانا ہے۔ اپنی اپنی جگہوں پر اعتکاف کرو اور دوستوں سے کرواؤ اور کام میں لگاؤ۔ اکثر تو یہ حضرات خواص حضرت سے مکرر مکرر عرض کر کے محبت و تعلق کی بناء پر حضرت ہی کی خدمت میں رمضان گزارتے اور جب کوئی اپنے ہاں اس کا اہتمام کرتا اور اپنے متعلقین کو ذکر و شغل میں لگاتا اور یہ تفاصیل حضرت کی خدمت میں پہنچتیں تو حضرت بہت ہی زیادہ خوش ہوتے اور مجمع میں ان کے خطوط سنواتے۔

۴۔ حضرت کے خلفاء میں سے یا کسی دوسرے بزرگ کو اپنا شیخ بنانے کے متعلق ایک تنبیہ!

ہمارے حضرت اقدس شیخ قدس سرہ نے اپنے مرشد پاک حضرت سہارنپوری قدس سرہ کے بعد وقت کے تمام مشائخ اکابرین مثلاً حضرت حکیم الامت تھانوی رح، حضرت شیخ الاسلام مدنی رح حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رح، حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری رح، مجدد تبلیغ حضرت شاہ محمد الیاس رح کے تمام فیوض و برکات اور کمالات و خصوصیات کو اپنے میں جذب کیا اور ان میں سے جس کا جو طرز حضرت امام ربانی گنگوہی قدس سرہ کے طرز کے قریب تر تھا۔ اس کو عملاً اختیار فرمایا۔ بندہ یہاں اس بناپر

انتخاب شیخ کے بارے میں حضرت حکیم الامت ہی کا ایک ارشاد نقل کرتا ہے کہ مسائل تصوف میں حضرت حکیم الامت کی کتب مثلاً تربیت السالک وغیرہ کو مطالعہ میں رکھنے کی ہمارے حضرت ہدایت فرماتے تھے۔ کسی سے بیعت ہونے کے لیے صرف اس کا مجاز اور خلیفہ ہونے کی شرط کافی نہیں ہے اجازت بیعت تو شیخ کی بہت سی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ گو یہ شرط لازمی اور ضروری ہے۔ انتخاب شیخ کی باقی جملہ شرائط حضرت کی کتاب شریعت و طریقت کا تلازم میں درج ہیں۔ ان سب کا حتی الوسع لحاظ رکھنا چاہیئے

کیونکہ اجازت شیخ یا مجاز شیخ ہو جانے کا مطلب بالفاظ حضرت حکیم الامت یہ ہے کہ فرمایا" اجازت کی حالت کا رکر اس کا حاصل حالاً درستی اور بر بناء مناسبت (مناسبت شیخ) مالاً توقع رسوخ ہے متغیر ہو جانا کچھ مستبعد نہیں فان الحی لاتومن علیہ الفتنہ۔ بلکہ یہ احتمال بعد رائخ ہو جانے کے بھی محال نہیں ہے اگو اس کا وقوع قلیل ہوتا ہے) کیونکہ رسوخ واقعی کا جس میں تغیر محال ہے۔ علم قطعی کس کو ہو سکتا ہے اور ظن کی خود حقیقت جانب مخالف کے متحمل ہونے کو بتلا رہی ہے۔ اس لیے احتیاطاً طالب مجازین کے متعلق بالخصوص مکاتبت نہ رکھنے والوں کے بارے میں عرض عام ہے کہ ان سے رجوع کرنے میں محض میری

اجازت پر اعتماد نہ رکھیں بلکہ جو علامات احقر نے تعلیم الدین میں صاحب کمال کی لکھی ہیں ان پر منطبق کر کے عمل کریں انتہی کلامہ (یہ عبارت راقم الحروف نے حضرت کے وصایا سے لی ہے اگر کہیں کسی کو غلطی محسوس ہو تو اصل سے رجوع کر لیں ۔

۵ ۔ اجازت کے علاوہ مناسبت کا ہونا ، توحید مطلب حاصل ہو جانے میں کسی مانع کا نہ ہونا وغیرہ بہت سی شرائط کی اہمیت احقر کے رسالہ فیض شیخ میں ملاحظہ کر لیں ۔

ساتوں قسموں کے حضرات سے انفرادی گذارش

قسم اوّل یعنی وہ حضرات جن کو حضرت سے صرف محبت و عقیدت ہے حضرت سے یا کسی اور سے ابھی تک بیعت نہیں ہوئے اور اب حضرت کے سلسلہ کے اور فیوض سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ بزرگوں سے محبت گو بڑی نعمت ہے لیکن اصل فائدہ عالم اسباب میں کچھ کرنے کے ساتھ مربوط ہے ۔ زندگی کی مہلت کو غنیمت جان کر تعلق باللہ کی دولت کو حاصل کرنے میں عملی قدم اٹھائیں اور اس نیت سے کسی کے ساتھ خصوصی تعلق جوڑیں جس کی ظاہری صورت بیعت ہونا

ہے ان حضرات کے لیے اس کی بھی شرط نہیں کہ ضرور حضرت اقدس قدس سرہ ہی کے مجازین سے رجوع کریں مشائخ حقہ میں سے جہاں بھی مذکورہ بالا شرائط پاکر اطمینان ہو وہاں بیعت ہو جائیں تو حضرت قدس سرہ سے محبت کا تقاضا پورا ہو جائے گا کہ سب سلاسل کا منتہی ومقصد ایک ہی ہے۔ یہاں ایک ضروری امر یہ ہے کہ بڑوں کو دیکھ لینے والی نظر چھوٹوں کو وقیع نہیں سمجھتی مگر یاد رکھیں کہ پھر ایسے بھی نصیب نہ ہوں گے حضرت قدس سرہ اس مضمون کو بہت بیان فرماتے تھے دراصل ہادی مطلق جو ذاتِ پاک ہے وہ حیّ وقیوم ہے مگر عادت اللہ اسی طرح جاری ہے اور یہی حکم ہے کہ باضابطہ واسطے اور وسیلہ کی ضرورت ہے۔

قسم دوم میں ایک کثیر تعداد جو مختلف ممالک میں بڑے مجمعوں کے ساتھ حضرت قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور اسی وقت حضرت کے اعلان کے مطابق انہوں نے اپنی اصلاح و تربیت کا تعلق حضرت کے کسی مجاز سے قائم کرلیا تھا اور جنہوں نے اس وقت ایسا نہ کیا ہو تو اب کرلیں اور مجاز کے انتخاب کرنے میں گزشتہ اوراق میں مذکورہ ہدایات کو ملحوظ رکھیں اور اب ان کو اپنا شیخ ہی سمجھا جائے اور شیخ سے معاملہ رکھنے

کے جملہ آداب مثلاً انقیاد، توحید مطلب اپنے حالات کی اطلاع کے لیے مکاتبت اور ان کی اتباع وغیرہ کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ ان سب باتوں کی تفصیل رسالہ اکابر کا سلوک واحسان اور رسالہ فیض شیخ میں ملاحظہ کریں

گو ضابطہ میں ان سے تجدید بیعت کی ضرورت نہیں اور اکثر وہ حضرات دوبارہ بیعت لینے کو گوارا بھی نہ کریں گے جب کہ خود حضرت شیخ قدس سرہ دوسرے کاملین مشائخ کے مریدوں کو عام طور پر بیعت کرنا ادب کے خلاف سمجھتے تھے فرماتے تھے کہ بیعت کی ضرورت نہیں البتہ جو کر رہے ہیں ان کے متعلق آگے کچھ پوچھنا ہو اگر سے تو خدمت کے لیے ہر طرح حاضر ہیں۔ لیکن اگر بیعت کر لینے میں خصوصاً آج کل آزادی کے دور میں توحید مطلب اور یکسوئی وغیرہ استفادہ کے ضروری شرائط حاصل ہونے میں زیادتی کی توقع ہو تو تجدید بیعت کا مضائقہ نہیں بلکہ بعض طبیعتوں کے لحاظ سے ضروری ہو جاتا ہے اور حضرت بھی بعض کو بیعت فرما لیتے تھے۔

قسم سوم کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو حضرت قدس سرہ سے بیعت ہو کر داخل سلسلہ تو ہو گئے تھے مگر آگے کچھ کرنے کا ارادہ ہی نہیں کیا یا اپنی اصلاح باطنی کے لیے اپنے طور پر کوئی مشغلہ اور معمول تجویز کر لیا یا اہل حق میں سے حضرت کے طرز تربیت کے علاوہ کسی دوسرے بزرگ سے جوڑ کر لیا خواہ وہ بزرگ حضرت کے مجاز

بھی ہوں لیکن اب اِن طرز تربیت حضرت کے طریقہ تربیت پر نہ رہا ہو اوّل الذکر جنھوں نے ارادہ ہی نہیں کیا ان کی خدمت میں حضرت کا مشہور ملفوظ عرض ہے کہ حضرت بیعت کرنے کے بعد اکثر فرمایا کرتے تھے کہ پیارو! بیعت ہونا کچھ کرنے کے لیے ہوتا ہے محض نام کی چیز نہیں۔ اگر کوئی کسی مدرسہ وغیرہ میں نام تو لکھا دے اور پڑھنے ایک دن بھی نہ جائے اسے کیا آئے گا؛

اور دوسرے حضرات کیلئے گذارش ہے کہ تصوف کا مقصد باضابطہ متعین اصولوں کے تحت مخصوص طرق کے ذریعہ نفس کے رزائیل، کبر، ریا، بغض کینہ، حسد، وغیرہ کا ازالہ اور باطنی صفات حمیدہ استغفار ذات باری تعالےٰ، اخلاص، تواضع، اپنی ذات کو متہم جاننا آخرت کی محبت، دنیا سے بے تعلقی وغیرہ جملہ خصائل رفیعہ کا حصول ہے۔

علمی انہماک اور دینی واصلاحی کاموں میں مشغولی و فنائیت کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ نہایت اونچے اور ضروری واہم ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن نشین ہونا چاہیے کہ ان میں انہماک و مشغولی کی وجہ سے مقصد مذکور سے اکثر بے توجہی اور صرف نظر ہو جاتی ہے اور آدمی سمجھ بیٹھتا ہے کہ میں اِن رزائیل سے پاک ومنزہ ہو کر خصائل کو حاصل کر چکا ہوں۔ حالانکہ یہ عام آدمی سے بھی زیادہ اِن رزائل میں مبتلا اور خصائل سے عاری ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ

وہ جس دینی کام میں مشغول ہے وہ بجائے اس کے لیے مفید اور باعث قرب رضا الٰہی ہونے کے اس کے حق میں مہلک بن جاتا ہے۔ ہاں البتہ اگر نسبت (خصوصی تعلق مع اللہ) حاصل ہونے کے بعد یا اس نسبت کو حاصل کرنے کی مستقل کوشش اس راستے کے اصول ضوابط کے ساتھ کرتے ہوئے (۱) اعلیٰ وارفع دینی کاموں میں لگتے تو وہ دینی کام موجب ترقیات ہوتے۔ محققین و کاملین بزرگان امت سلف و خلف کے کلام میں اس کی تفاصیل موجود ہیں کیونکہ حدیث پاک میں قلب کی اصلاح کو ظاہری اعمال کی اصلاح کا ذریعہ فرمایا گیا ہے نہ کہ اس کے برعکس کو۔ اس بارے میں حضرت قدس سرہ کا تازہ تالیف کردایا ہوا رسالہ صفائی القلوب مطالعہ کریں۔

قسم پنجم — وہ حضرات جو بیعت ہو جانے کے بعد کچھ عرصہ سے ابتدائی معمولات کے پرچہ پر عمل کر رہے تھے اور مزید ذکر و شغل پوچھنے کے لیے ارادہ کر رہے تھے۔ یہ حضرات قسم نمبر ۲ والوں کے مطابق عمل کریں انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

قسم ششم — وہ حضرات جنہوں نے بیعت کے بعد براہ راست حضرت اقدس قدس سرہ سے مراسلت رکھی اور ذکر شغل کر رہے ہیں ان کا معاملہ آسان ہے ان کو حضرت کے کسی مجاز سے تعلق جوڑ لینا چاہیے اور انتخاب کے لیے اپنی مناسبت عقیدت اور ان سے ربط رکھنے کی سہولت کو دیکھ لیا جائے۔ یہ بات پرانوں کے لیے کچھ مشکل

نہیں بلکہ پہلے ہی سے ان کی دوستی کسی سے ہوتی ہی ہے اور وہ انتخاب کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں مگر اس راستے میں تنہا چلنا خطرے سے خالی نہیں۔

قسم ہفتم ـــ کچھ حضرات حضرت اقدس قدس سرہ کے خلفاء کے مجاز ہیں کہ حضرت نے اپنے بعض قدیم مجازین کو حکم دیا کہ تم انکو اپنی طرف سے بیعت کی اجازت دے دو کہ یہ اس امر کے اہل ہو گئے ہیں کیوں کہ انکا تعلق بیعت یا ذکر کی تعلیم و تربیت کا تم ہی سے رہا اس لیے اجازت بھی تمہاری ہی طرف سے ہونا چاہیے ان حضرات سے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ ان کے شیخ موجود ہیں۔

وہ حضرات جن کو حضرت نے بیعت کی اجازت دی۔ ان کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کا بندہ کا منہ نہیں بے ادبی ہے بلکہ ہم ان کی ہدایات کے محتاج ہیں۔ مگر ان میں بعض بالکل نئے حضرات ہیں۔ جن کو حضرت نے اپنی عادت شریفہ کے مطابق اجازت کے وقت ہی فرما دیا ہوگا کہ فلاں سے پوچھتے رہا کرو اور بروایت حضرت مولانا یوسف متالا ایک دفعہ حضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ بعضوں کو میں نے یہ سوچ کر اجازت دی ہے کہ انہیں مجھ سے محبت تو ہے ہی، میرے مرنے پر جو دھکا لگے گا اس سے انشاء اللہ ان کا کام بن جائے گا۔ اس لیے ان نئے حضرات کی خدمت میں حضرت سے سنی ہوئی چند باتیں عرض کر دینے کا مضائقہ بھی نہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت کا رسالہ نسبت و اجازت کو مطالعہ میں رکھیں غور کرنے سے اس میں سب ضروری باتیں مل جائیں گی۔

۲۔ اجازت کی مثال بچہ کو دودھ چھڑانے کی طرح ہے کہ

شیر خواری تو ختم ہو گئی مگر ابھی ناسمجھی اور بچپن تھا کہ یتیم ہو گئے۔ سایہ رہبر کامل اٹھ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب بہت فکر اور سنبھلنے کی ضرورت ہے اور ابھی عرصہ دراز تک بڑوں کی سرپرستی کی حاجت ہے۔ حضرت کے قدیم خلفاء میں سے کسی کے ساتھ خصوصی تعلق جوڑ لیں یعنی اگر پہلے سے نہ ہو۔ احقر راقم الحروف نے تو حضرت کے ایک مجاز سے تجدید بیعت بھی کر لی ہے اور اپنے اوپر اپنی مناسبت کے حضرات کو اپنا نگران اور مشیر بنا لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر فتن و گمراہی سے بچا کر حسن خاتمہ کی دولت سے نوازے۔

۳۔ حضرت قدس سرہ نے ان ہی حضرات کے پیش نظر رسالہ صقالۃ القلوب کی تالیف کروائی اور اس کے جلد طبع ہو جانے کا غیر معمولی تقاضا فرمایا۔ الحمد للہ حضرت کی حیات میں طبع ہو کر آگئی تھی۔ اس کو حضرت کے خلفاء کی خدمت میں حضرت کی طرف سے ہدیہ ارسال کیا جا رہا ہے جن کو نہ ملی ہو وہ بلا قیمت منگوا لیں۔

۴۔ مختلف ممالک میں ماہ مبارک رمضان شریف گزارنے کے جو نمونے قائم فرما کر اور عملی تعلیم دے کر گئے اس کو اپنی اپنی جگہ اہتمام سے جاری کیا جائے۔ آخری سالوں میں جب حضرت کا کوئی پرانا مجاز حضرت کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کرتا تو ان کو یہی فرماتے

کہ یہ نظام تم خود اپنی جگہ قائم کرو تاکہ تمہاری وجہ سے اور لوگ بھی اعتکاف کرلیں گے۔ اس اعتکاف میں ذکر و شغل کا اجتماعی چلّہ ہو جاتا تھا۔ لہذا ماہ مبارک میں اس کا اہتمام کیا جائے۔

۵۔ اپنی تکمیل و اصلاح کی فکر میں پوری توجہ کے ساتھ مشغول ہوتے ہوئے جو کام حضرت قدس سرہ سپرد فرما گئے ہیں اپنے کو اس کا نااہل سمجھتے ہوئے تعمیل ارشاد میں جان لڑادیں۔ یعنی ذکر کی لائن کو اپنا خصوصی مشغلہ بناکر خوب پھیلائیں۔ مگر اس کو پھیلانے میں اپنی نااہلیّت کے تصور اور تواضع کے طریقہ کو لازمی طور پر ملحوظ رکھیں کہ دل سے دعا اور توجہ سے ترغیب سے لوگوں کو آمادہ کریں جو کر رہے ہیں ان کو آگے بڑھائیں لیکن بیعت کے لیے دوسرے حضرات کی طرف رجوع کا مشورہ دیں جیسا کہ حضرت اقدس اکابر کی موجودگی میں حضرت رائے پوری، حضرت مدنیؒ حضرت تھانوی اور حضرت دہلوی رحمہم اللہ تعالےٰ سے بیعت کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ ان اکابر کے بعد ان کے خلفاء کی طرف رہنمائی فرماتے رہے مگر جو خصوصی مناسبت و عقیدت کی وجہ سے بضد ہو اس کو بیعت فرمالیتے تھے۔ یہی طرز ہمارے اکابر کا رہا ہے اور اسی طرز سے اس راستے کا اخلاص اور قبولیّت حاصل ہوتی ہے اسی سے اتفاق قائم رہتا ہے ورنہ دوسروں کی خیر خواہی میں اپنی طرف دعوت دینا

باعث نفسانیت اور افتراق ہے اور اس درویشی کے راستے اور اپنے کو مٹانے کے راستے کے بالکل خلاف ہے۔ یہاں ایک ضروری امر یہ ہے کہ جب بیعت یا تلقین کرنا پڑ جائے تو اس خدمت کو انجام دینے میں اپنی نااہلیت اور تواضع کی وجہ سے حوصلہ نہ ہارے بلکہ اللہ ہی کے ہادی ہونے کے تصوّر سے اسی پر توکل کر کے اسی سے مدد مانگ کر کام توجہ سے کرے۔ یہاں گزشتہ ماہ کا اپنا ایک واقعہ لکھتا ہوں کہ ذکر کے سلسلہ میں میں ایک صاحب کے خط کا جواب لکھ رہا تھا۔ ذکر کی ایک حالت کے متعلق سوال تھا جس کا جواب میرے خیال میں سہل تھا اور گویا مجھے معلوم تھا۔ مَیں نے دو تین سطریں لکھیں کہ میرا قلم رُک گیا دفعتہً حضرت اقدس قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضری دی۔ بات کرنے کا موقع تھا۔ ان صاحب کا سلام عرض کیا اور ان کا سوال بھی پوچھ لیا۔ حضرت نے پہلے تو وہی فرمایا۔ جتنا دو سطروں میں مَیں لکھ کر آیا تھا اور آگے باقی جواب جو میرے ذہن میں تھا اس کے بالکل خلاف فرمایا۔ حضرت کے ارشاد فرمانے کے بعد مجھے اپنی غلطی سمجھ بھی آ گئی۔ لہٰذا اس کام میں غیبی مدد ہوتی ہے باقی سب واسطے کے درجہ میں ہیں۔

۶۔ اہم نمبر جو اس تحریر کا لب لباب اور مقصد ہے

حضرت اقدس کی مبارک زندگی کا آخری عمل اور مشغولی کو اپنا خصوصی مشغلہ بنانا۔ جس کے لیے حضرت اقدس نے انتہائی معذوری میں اسفار کیے رسالے تالیف کروائے۔ جگہ جگہ مجالس ذکر قائم کروائیں۔ اسی مشغلہ پر مرمٹنے کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق خود حضرت اقدس کا رویا صالحہ اور اس کی تعبیر پھر اس پر حضرت کا عمل کا ذکر ملاحظہ فرمائیں۔ اس کو رسالہ صقالۃ القلوب صفحہ ۱۲۸ سے یہاں نقل کیا جارہا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے زیارت ہوئی اور حضرت گنگوہی نور اللہ مرقدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ زکریا کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق بہت ہورہا ہے لیکن میرا جی چاہے کہ کچھ اور اس سے کام لیا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اس کو یہاں آنے کا اشتیاق تو بہت ہے مگر میرا بھی یوں ہی جی چاہے کہ اس سے کچھ اور کام لیا جائے۔ اس خواب کے بعد میں بہت حیرت میں پڑ گیا کہ میں کسی کام کا نہیں ساری عمر یونہی بیکار ضائع کی اب کیا کام کرلوں گا اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا اشتیاق میں کیا کروں۔ میرا حاضری کا منہ ہی نہیں

مگر کچھ دنوں بعد چچا جان کا واقعہ یاد آیا وہ یہ کہ جب چچا جان، (حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ) مدینہ منورہ آئے تو ان کا ارادہ یہاں ٹھہر جانے کا ہوا۔ روضۂ اقدس سے اشارہ ہوا کہ ہندوستان جاؤ تم سے کام لینا ہے۔ چچا جان نے فرمایا کہ میں بہت دنوں تک پریشان رہا کہ بولنا مجھے نہیں آتا۔ تقریر مجھے نہیں آتی۔ میں ضعیف کیا کام کروں گا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کے بڑے بھائی مولانا سید احمد صاحبؒ نے جب انہیں پریشان دیکھا تو کہا کہ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ یہ تو نہیں کہا کہ تم کام کرو بلکہ کہا گیا کہ تم سے کام لیا جائے گا لینے والا خود لے لے گا۔ اس کے بعد چچا جان کو اطمینان ہوا۔ ہندوستان آکر تبلیغی کام شروع ہوا اور ماشاء اللہ خوب چلا۔ میں نے بھی سوچا کہ یوں نہیں کہا گیا کہ تو کر بلکہ یوں کہا کہ کام لیا جائے گا۔ میں سوچتا ہی رہا کچھ دنوں کے بعد خیال ہوا کہ ذکر شغل کی لائن بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ ہندوستان، پاکستان کی اکثر خانقاہیں برباد ہو گئی ہیں۔ اس واسطے شاید حضرت گنگوہیؒ کی بھی یہی منشاء ہو کہ ذکر شغل ان کی خانقاہ کا اہم مشغلہ تھا اور جب حضرت آنکھوں سے معذور ہو گئے تو تعلیم کی جگہ بھی ذکر شغل نے لے لی تھی۔ اس لیے مجھے ذکر

شغل کا اہتمام ہو گیا اور اسی بناء پر اپنے معمولات اور معذوری کے باوجود لندن پاکستان اور افریقہ جہاں جہاں بھی خانقاہ قائم کرنے کا وعدہ ہو جس حال میں بھی ہوں پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں اللہ کرے یہ کام اللہ کے فضل سے کچھ چل نکلے اور یہی مراد حضرت کی بھی ہو تو کچھ سرخروئی ہو جاتی۔

آج کل جو ہر دینی شعبے میں انتشار اور فتن کا زور ہے جن کی خبریں سُن سُن کر حضرت اقدس کو پوری پوری رات نیند نہیں آتی اور سخت روحانی و قلبی تکلیف کی وجہ سے صحت بہت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ صحت کے لحاظ سے انتہائی خطرناک حالت میں اور سفر سے وحشت اور ساری عمر کے معمول کے خلاف اب دُور دُور کے اسفار صرف اس مقصد کے لیے فرما رہے ہیں تا کہ ذکر کے مراکز قائم ہوں۔ کیونکہ حضرت کے نزدیک تمام خرابیوں کا باعث اخلاص اور تعلق با للہ کی کمی ہے اور اس کے حصول کا واحد علاج ذکر اللہ کی کثرت ہے اس لیے آج کل حضرتِ اقدس خاص طور سے اس لائن کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ تعالےٰ نے حضرت کو جو مقام دیا ہے اس کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ وہ ایسے امر کی طرف متوجہ ہوں جو سارے کاموں کی روح اور سب سے اہم ہو اور ہمارے لیے

دوسری اہم بات یہ ہے کہ جس کام کی طرف حضرت متوجہ ہوں وہ چونکہ موئید من اللہ ہوتا ہے۔ اس میں لگنے والے فلاح پاتے ہیں اور آج کل اسی کام کی زیادہ ضرورت ہے اور یہی قبولیت اور دین کے فروغ کا ذریعہ ہے۔

۷۔ آخری گذارش!

حضرت کے لیے کثرت سے مالی جانی ایصالِ ثواب کا اہتمام اور برادرانِ طریقت پر شفقت ان کی خدمت اور حضرت کے کام میں لگے رہنے کی تاکید حضرت کی تالیفات کی اشاعت کی کوشش اور حضرت کے رفع درجات کے لیے دعاؤں کی کثرت فرمائیں۔
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

نوٹ!

جن حضرات کو توفیق ہو وہ اس کتابچہ کا فوٹو لے کر چھپوا کر زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔

محمد اقبال

مدینہ منورہ
۸ شعبان ۱۴۰۲ھ

فہرست خلفاء و مجازین قطب الاقطاب حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہٗ العزیز مہاجر مدنی

	اسماء		پتہ
۱۔	حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی	زید مجدھم	
۲۔	” مولانا عبد اللطیف صاحب	(مرحوم)	سابق ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۳۔	” مولانا منور حسین صاحب	زید مجدھم	شیخ الحدیث جامعہ لطیفیہ کیٹھار ضلع پورنیہ بہار
۴۔	” مولانا عبید اللہ صاحب بلیاوی	”	مدرس مدرسہ کاشف العلوم دہلی
۵۔	” مولانا عبد الجبار صاحب اعظمی	”	شیخ الحدیث شاہی مسجد مراد آباد
۶۔	” مولانا سعید احمد خانصاحب مہاجر مدنی	”	امیر تبلیغ سعودی عربیہ
۷۔	” مولانا محمد عمر صاحب کاندھلوی	(مرحوم)	کاندھلہ ضلع مظفر نگر یوپی (تقسیم کے بعد سے ان کا کوئی پتہ نہیں)
۸۔	” مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری	زید مجدھم	مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی
۹۔	” مولانا مسعود الٰہی صاحب	”	میرٹھ ضلع مظفر نگر یوپی

	اسماء		پتہ
۱۰-	حضرت قاری عبدالمعید صاحب سنبھلی	زید مجدہم	امام مسجد کھوکھا بازار بمبئی
۱۱-	〃 مولانا واثق الیقین صاحب	〃	کرسی ضلع بارہ بنکی
۱۲-	〃 مولانا عبداللہ صاحب کرسوی	〃	〃 〃
۱۳	〃 مفتی زین العابدین صاحب	〃	دارالعلوم فیصل آباد پاکستان
۱۴-	〃 مولانا کفایت اللہ صاحب	〃	بناس کانٹھا پالنپور گجرات
۱۵-	〃 مفتی محمود صاحب	〃	صدر جمعیۃ العلماء رنگون برما
۱۶-	〃 مولانا معین الدین صاحب	〃	سکھر سندھ پاکستان
۱۷-	〃 قاری امیر حسن صاحب	〃	سیوان بہار
۱۸-	〃 مولانا عبدالرحیم متالا سورتی	〃	المعہد الرشید الاسلامی چپاٹا زامبیا
۱۹-	〃 مولانا الحاج ملک عبدالحفیظ صاحب	〃	مکہ مکرمہ سعودی عربیہ

	اسماء		پته
۲۰-	حضرت مولانا امام الدین صاحب	زید مجدهم	جامعہ لطیفی کیٹھار ضلع پورنیہ بہار
۲۱-	〃 بھائی جمیل احمد صاحب	〃	جامعہ ملیہ حیدر آباد دکن
۲۲-	〃 مولانا عبدالرحیم صاحب	〃	دھامپور ضلع بجنور یوپی
۲۳-	〃 مولانا یوسف تتلا صاحب	〃	اسٹنگر جنوبی افریقہ
۲۴-	〃 حاجی ابراہیم تتلا صاحب	(مرحوم)	〃 〃 〃
۲۵-	〃 صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی	زید مجدهم	مدینہ منورہ سعودی عربیہ
۲۶-	〃 ڈاکٹر اسماعیل میمنی صاحب	〃	〃 〃 〃
۲۷-	〃 مولانا احسان الحق صاحب	〃	مدرسہ عربیہ رائے ونڈ ضلع لاہور پاکستان
۲۸-	〃 مولانا محمد سجاد صاحب	〃	مدرسہ بیت العلوم سرائے میر ضلع اعظم گڑھ یوپی
۲۹-	〃 مولانا معین الدین صاحب	〃	شیخ الحدیث مدرسہ امدادیہ مراد آباد

اسماء		پتہ
۳۰۔ حضرت مولانا محمد اسرار الحق صاحب	زید مجدھم	مدرسہ نور العلوم بہرائچ یوپی
۳۱۔ " میانجی موسیٰ صاحب	(مرحوم)	فیروز پور نمک میوات
۳۲۔ " مولانا منیر الدین صاحب میواتی	"	" " "
۳۳۔ " مفتی اسماعیل کچھولوی	زید مجدھم	جامعہ ڈابھیل ضلع سورت گجرات
۳۴۔ جناب الحاج احمد ناخدا افریقی	"	مدینہ منورہ سعودی عربیہ
۳۵۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی	"	جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۳۶۔ " مولانا محمد ابراہیم صاحب پالنپوری	"	مدرسہ تعلیم الدین آنند ضلع کھیڑہ گجرات
۳۷۔ جناب الحاج ملک عبد الحق صاحب	"	مکہ مکرمہ سعودی عربیہ
۳۸۔ حضرت مولانا یوسف متالا صاحب	"	دار العلوم العربیۃ الاسلامیۃ ہولکمب بری انگلینڈ
۳۹۔ " مولانا اسماعیل بدات صاحب	"	مدینہ منورہ سعودی عربیہ

	اسماء		پتہ
۴۰-	حضرت قاضی عبد القادر صاحب	زید مجدھم	جھاوریاں ضلع سرگودھا۔ پاکستان
۴۱-	" مولانا محمد مصطفےٰ صاحب	(مرحوم)	فیروز آباد ضلع آگرہ یوپی
۴۲-	" مولانا احمد لولات صاحب	زید مجدھم	کرمالی وایا پانولی ضلع سورت گجرات
۴۳-	" مولانا محمد مسلم صاحب	"	بانکوڑہ بنگال
۴۴-	" مولانا محمد زبیر صاحب	"	مکی مسجد کراچی پاکستان
۴۵-	" مولانا محمد سلیمان پانڈور	"	مدرس مدرسہ نیوٹاؤن جوہانسبرگ جنوبی افریقہ
۴۶-	" مولانا محمد احمد صاحب	"	بہاول پور پاکستان
۴۷-	" مولانا محمد ہارون صاحب ابن حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہما		مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی
۴۸-	" مولانا وارث علی صاحب	زید مجدھم	مدرسہ عربیہ اشاعۃ العلوم خیرآباد ضلع سیتاپور صوبہ اودھ
۴۹-	" مولانا غلام محمد صاحب ڈلیسائی	"	ترکیسر ضلع سورت گجرات

اسماء		پتہ
۵۰۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب	زیدمجدھم	مدرسہ ریاض العلوم گورینی چوکیہ کھیتہ سرائے ضلع جونپور
۵۱۔ 〃 مولانا فقیر محمد صاحب	〃	جزیرہ انڈمان
۵۲۔ 〃 حکیم سعد رشید اجمیری	〃	رانی تالاب ضلع سورت گجرات
۵۳۔ 〃 مولوی احمد میاں صاحب	〃	المعہد الاسلامی لواتر فال جوہانسبرگ جنوبی افریقہ
۵۴۔ 〃 صاحبزادہ مولانا محمد طلحہ صاحب (جانشین حضرت قطب الاقطاب قدس سرہ)		سہارنپور
۵۵۔ 〃 مولانا ابراہیم عبدالرحمٰن میاں	زیدمجدھم	جامع مسجد لینز جوہانسبرگ جنوبی افریقہ
۵۶۔ 〃 مولانا امجداللہ صاحب گورکھپوری	(مرحوم)	مہاجر مدنی
۵۷۔ 〃 قاضی محمود الحسن صاحب	(زیدمجدھم	جھاوریاں ضلع سرگودھا پاکستان
۵۸۔ جناب الحاج حکیم یامین صاحب	〃	مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سعودی عربیہ
۵۹۔ حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب کاندھلوی	〃	مدرسہ کاشف العلوم مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی

اسماء		پتہ
۶۰- حضرت حاجی عبد العلیم صاحب مراد آبادی	(مرحوم)	مراد آباد یوپی
۶۱- 〃 مولانا محمد ثانی حسنی ندوی مظاہری	〃	ندوۃ العلماء لکھنؤ
۶۲- 〃 مولانا عبد العزیز کھلنوی	زید مجدہم	بنگلہ دیش
۶۳- 〃 الحاج غلام دستگیر صاحب	〃	۴۸- لوئر مال روڈ- لاہور
۶۴- 〃 حکیم الحاج مولانا عبد القدوس صاحب دیوبندی	〃	مدینہ طیبہ
۶۵- 〃 مولانا محمد یونس صاحب جونپوری	〃	شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور- یوپی
۶۶- 〃 مولانا قطب الدین گیاوی	〃	مدرس شاخ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۶۷- 〃 میاںجی محمد عیسٰی میواتی	〃	فیروز پور نمک میوات
۶۸- 〃 مولانا محمد شفیق صاحب دیوبندی	〃	مہتمم مدرسہ عربیہ سیلم مدراس
۶۹- 〃 مولانا نسیم احمد فریدی	〃	امروہہ ضلع مراد آباد

	اسماء		پتہ
۷۰-	حضرت الحاج محمد زکی بھوپالی	زید مجدہم	مدینہ طیبہ
۷۱-	〃 مولانا محمد عبداللہ صاحب	(مرحوم)	بہلی شریف شجاع آباد پاکستان
۷۲-	〃 الحاج انیس احمد صاحب	زید مجدہم	مدینہ منورہ
۷۳-	〃 مولانا محمد عاقل صاحب	〃	صدر مدرس مظاہر علوم سہارنپور یوپی
۷۴-	〃 مولانا محمد ہاشم حسن پٹیل صاحب	〃	نائب ناظم دارالعلوم ہولکمب بری انگلینڈ
۷۵-	〃 قاری رحیم بخش صاحب (استاذ القراء)	〃	ملتان پاکستان
۷۶-	〃 مولانا احسان احمد پٹنوی مظاہری	〃	مدینہ طیبہ
۷۷-	〃 مولانا نجیب اللہ صاحب چمپارنی	〃	مدینہ طیبہ
۷۸-	〃 مولانا مظہر عالم مظفرپوری	〃	مقیم کینیڈا
۷۹-	〃 الحاج فتح محمد صاحب	〃	آسنسول بنگال

	اسماء		پتہ
۸۰-	حضرت الحاج محمد داؤد صاحب	(مرحوم)	ایبٹ آباد پاکستان
۸۱-	" مولانا سیّد مختار الدین صاحب	زید مجدھم	کوہاٹ "
۸۲-	" مولانا زبیر الحسن صاحب	"	مرکز تبلیغ نظام الدین
۸۳-	" مولانا محمد اشتیاق صاحب	"	جامع العلوم مظفر پور بہار
۸۴-	" مفتی محمد شاہد صاحب	"	مدرس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۸۵-	" مولانا محمد گارڈی صاحب	"	وہائٹ ریور اسٹیشن ٹرانسوال جنوبی افریقہ
۸۶-	" مولانا فیض الحسن صاحب کشمیری	"	دار العلوم دیوبند
۸۷-	" مولانا عبد الحی صاحب	"	بہلی شریف شجاع آباد پاکستان
۸۸-	" مولانا محمد طاہر منصور پوری	"	لکھنؤ
۸۹-	" صوفی مولانا عبد الاحد صاحب	"	مظفر پور بہار

	اسماء		پتہ
۹۰-	حضرت مولانا ہاشم بخاری صاحب	زید مجدہم	دارالعلوم دیوبند
۹۱-	" مولانا محمد شاہد صاحب	"	مظاہر علوم سہارنپور
۹۲-	" مولانا یوسف صاحب لدھیانوی	"	جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
۹۳-	" مولانا عبداللہ صاحب	"	شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال پاکستان
۹۴-	" مولانا سیّد رشید الدین صاحب	"	مہتمم مدرسہ شاہی مراد آباد یوپی
۹۵-	" الحاج حافظ صغیر احمد صاحب	"	مدینہ سٹیشنری مارٹ انارکلی لاہور والے
۹۶-	" پروفیسر محمد سلمان صاحب	"	علی گڑھ
۹۷-	" مولانا محمد احمد صاحب تھانوی	"	پاکستان
۹۸-	" مولانا عزیز الرحمٰن صاحب	"	مسجد صدیق اکبر چوہڑ ہڑپال راولپنڈی
۹۹-	" مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی	"	مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

اسماء		پتہ
۱۰۰- حضرت مفتی بشیر حسن احمد	زیدمجدهم	۴۳۹ سیلور گلین ڈرائیو۔ ڈربن۔ ناٹال
۱۰۱- 〃 مولانا محمد ابراہیم پانڈور افریقی	〃	ایلزبرگ جہانسبرگ جنوبی افریقہ
۱۰۲- 〃 مولانا محمد موسیٰ پانڈور صاحب	〃	〃 〃 〃
۱۰۳- 〃 مولانا سید خلیل حسین صاحب	〃	مہتمم مدرسہ اصغریہ دیوبند
۱۰۴- 〃 مولانا احمد درویش صاحب	〃	مدرس مدرسہ نیوٹاؤن جہانسبرگ جنوبی افریقہ
۱۰۵- 〃 مولانا محمد بلال ابراہیم باوا صاحب	〃	مدرس حدیث دارالعلوم العربیۃ الاسلامیۃ ہولکمب بری انگلینڈ

مندرجۂ ذیل حضرات کو حضرت قطب الاقطابؒ کی طرف سے اجازتِ مقیدہ دی گئی ہے:۔

۱۰۶- حضرت الحاج ابوالحسن صاحب صدیقی	زیدمجدهم	(خادم خاص) محلہ شاہ بہلول سہارنپور
۱۰۷- 〃 مولانا حافظ سلیمان صاحب	〃	مرزاپور سہارنپور

اسماء		پتہ
۱۰۸۔ حضرت حافظ محمد صدیق صاحب	زید مجدھم	مدرس شاخ خلیلہ مظاہر علوم سہارنپور
۱۰۹۔ " پیرجی صاحب	"	شیخ پورہ ضلع سہارنپور یوپی

ضروری نوٹ: اس فہرست کو قطب الاقطاب حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ نے اپنے آخری رمضان المبارک میں جنوبی افریقہ میں بحالت اعتکاف سُنا ہے۔ اور مزید تصدیق کے لیے مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مدظلہ سے بھی رجوع کو فرمایا کہ انہیں خلفار کی فہرست کا اہتمام رہا ہے اور مفتی محمود صاحب نے اپنی کتاب وصفِ شیخ میں حضرات کے خلفار کے اسمار گرامی کو نظم میں بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ یہ فہرست مفتی محمود صاحب کو سُنادی گئی تھی۔

سوائے آخر الذکر مولانا محمد بلال صاحب کے کہ اُن کا نام فہرست میں نہیں تھا کیونکہ حضرت نے انہیں رمضان المبارک کے بعد محرم میں اجازت عطا فرمائی ہے۔ اس اجازت کی اطلاع بھی حضرت مفتی صاحب کو ہوگئی تھی۔

مصنّف کی دیگر تالیفات

۱۔ عبرت آموز واقعات

۲۔ مجتبیٰ حصہ اوّل یعنی محبوب العارفین

۳۔ مجتبیٰ حصہ دوم یعنی بہجۃ القلوب فی مبشرات النبی المحبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۔ اکابر کا سلوک واحسان

۵۔ اکابر کا تقوی

۶۔ ام الامراض طبع ثانی

۷۔ فیضِ شیخ

۸۔ شجرہ نقشبندیہ

۹۔ آداب الحرمین

۱۰۔ محبت طبع ثانی

۱۱۔ ابتدائی اذکار واشغال

۱۲۔ صقالۃ القلوب

۱۳۔ نصیحت آموز خط

۱۴۔ نصیحت آموز خط انگریزی

۱۵۔ دعوت وتبلیغ میں ذکر کی اہمیّت

۱۶۔ تبلیغ میں اعتکاف کی اہمیّت میں حضرت کا اہم مکتوب

۱۷۔ تنقید وحق تنقید

۱۸۔ شیخ اتباع سنت وعشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

۱۹۔ بہجۃ القلوب حصّہ دوم

۲۰۔ وصال کے بعد

حضرت قطب الاقطابؒ کی زندگی کے متعلق
ایک تازہ تالیف

شیخ اتباعِ سُنّت اور عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ جس طرح حضرت قطب الاقطابؒ نے احادیث کی شرح کرنے میں حدیث کے ہر ہر جزو کو تفصیل سے بیان فرمایا اسی طرح اس امامِ ربّانی نے زندگی کے ہر شعبہ عبادات، اخلاق، عادات، معاشرت و معیشت میں سنّت کے ہر ہر جزو پر عمل کر کے بھی دکھلا دیا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سچّے وارث ہونے کا حق ادا کر دیا

باھتمام
مدینہ سٹیشنری مارٹ، انارکلی، لاہور

ناشر
المکتبۃ المدنیۃ ○ ۱۷۔ اُردو بازار لاہور

ہماری مطبوعات

۱۔ کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ — از: امام محمدؒ ڈائی دار اعلیٰ چار جلد

۲۔ الجامع الکبیر — 〃 〃 〃 ایک جلد

۳۔ زیادات الزیادات — 〃 〃 〃 〃

۴۔ شرح المقاصد فی علم الکلام — از علامہ تفتازانیؒ

۵۔ خزینہ معرفت — از حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوریؒ

۶۔ بہجۃ القلوب (حصہ دوم) — از صوفی محمد اقبال صاحب مدظلہ

۷۔ حضرت شیخ اتباع شریعت کی روشنی میں — از صوفی محمد اقبال صاحب مدظلہ

۸۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کے وصال کے بعد — از صوفی محمد اقبال صاحب

۹۔ عطر الوردہ شرح اردو قصیدہ بردہ — حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب

۱۰۔ السنۃ الجلیۃ فی الچشتیۃ العلیۃ — مولانا اشرف علی تھانویؒ

۱۱۔ تعلیم الاسلام (کامل) — مولانا مفتی کفایت اللہؒ